2045

دار الافتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

میرے ایک دوست ہیں جو کہ لاہور میں رہتے ہیں، ان کی اپنی بیوی سے کچھ ناچاقی ہوئی، اسکی بیوی کے والدین انتقال کر چکے ہیں، ایک دن اس کے دو بھائی اس کے پاس سسرال میں آئے اور اس کے شوہر سے کہا کہ آپ بار بار کہتے ہیں کہ میں چھوڑ دوں گا چھوڑ دوں گا تو ایک مرتبہ آپ کہہ دیں کہ میں نے اسے چھوڑ دیا تاکہ ہم اسے اپنے گھر لے جائیں، اس گفتگو کو لیکن شوہر نے کہا کہ آپ ویسے ہی لے جائیں میں چھوڑتا نہیں، بھائی نے بہت زور دیا کہ آپ یہ کہیں کہ میں نے چھوڑ دیا پھر ہم لے کر جائیں گے، شوہر نے کہا آپ میرے والدین سے بات کریں ہم باہر چلا جاتا ہوں، لیکن بھائی اصرار کرتے رہے کہ تم بھی اندر ہی رہو اور اسے چھوڑنے کے الفاظ کہو، جب بہت زیادہ تلخ کلامی ہوگئی تو شوہر نے یہ جملہ [illegible]

طلاق طلاق چھ مرتبہ کہا

[illegible]

اسکی بیوی یہ گفتگو اندر کمرے میں سن رہی تھی اگرچہ سامنے نہیں تھی۔ پھر بھائی اپنی بہن کو ساتھ لے گئے، پھر ایک آدھ گھنٹے بعد دونوں خاندان والے پریشان ہوگئے کہ یہ کیا ہوگیا۔

شوہر کا کہنا ہے کہ میں نے اس کے بھائی کے بار بار کہنے پر طلاق کے الفاظ کہے تھے میری طلاق کی کوئی نیت نہیں تھی اور بس طلاق طلاق کا لفظ چھ مرتبہ کہا تھا۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں شرعی مسئلہ بتاکر عنداللہ ماجور ہوں

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامدًاومصليًا

سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق آپ کے دوست کا اپنی بیوی کے بھائی کے بار بار کہنے پر "کہ آپ یہ کہیں کہ میں نے چھوڑدیا پھر ہم لے کر جائیں گے "طلاق طلاق طلاق کا لفظ تین مرتبہ کہنے سے اس کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو کر حرمتِ مغلظہ ثابت ہوگئی ہے، اور تین مرتبہ سے زائد الفاظ لغو ہوگئے، اب رجوع نہیں ہوسکتا اور بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔

اور شوہر کا یہ کہنا کہ میری طلاق کی نیت نہیں تھی، شرعاً معتبر نہیں؛ کیونکہ اس نے بیوی کے بھائی کی طرف سے بیوی کو چھوڑ دینے کے مطالبے پر طلاق کا لفظ بولا ہے، اوراس میں بیوی کی طرف اضافتِ معنوی پائی جارہی ہے لہٰذا شوہر کا قول معتبر نہیں۔(مستفاد من التبویب ۱۵۵۷/ ۱۲)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۳ / ۲٤۸)

ولا يلزم كون الإضافة صريحة في كلامه؛ لما في البحر لو قال: طالق فقيل له من عنيت؟ فقال امرأتي طلقت امرأته. اهـ. على أنه في القنية قال عازيا إلى البرهان صاحب المحيط: رجل دعته جماعة إلى شرب الخمر فقال: إني حلفت بالطلاق أني لا أشرب وكان كاذبا فيه ثم شرب طلقت. وقال صاحب التحفة: لا تطلق ديانة اهـ وما في التحفة لا يخالف ما قبله لأن المراد طلقت قضاء فقط، لما مر من أنه لو أخبر بالطلاق كاذبا لا يقع ديانة بخلاف الهازل، فهذا يدل على وقوعه وإن لم يضفه إلى المرأة صريحا، نعم يمكن حمله على ما إذا لم يقل إني أردت الحلف بطلاق غيرها فلا يخالف ما في البزازية ويؤيده ما في البحر لو قال: امرأة طالق أو قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم أعن امرأتي يصدق اهـ ويفهم منه أنه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته، لأن العادة أن من له امرأة إنما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها، فقوله إني حلفت بالطلاق ينصرف إليها ما لم يرد غيرها لأنه يحتمله كلامه، .... واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۸/جمادی الثانیہ/۱۴۴۰ھ

۲۴/فروری/۲۰۱۹ء

دار الافتاء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۸/جمادی الثانیہ/۱۴۴۰ھ

۲۴/فروری/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

۲۰/۶/۱۴۴۰ھ

۱۸/۶/۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner